روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 26 فروری 2010ء 11 ربیع الاول 1431 ہجری 26 تبلیغ 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 45

شہادت کی دعا

حضرت اسلم بیان کرتے ہیں کہ:

حضرت عمرؓ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا کرنا اور مجھے اپنے رسولؐ کے شہر میں موت دینا۔ چنانچہ انہیں مدینہ میں شہادت نصیب ہوئی۔

﴿صحیح بخاری کتاب الحج باب کراھیۃ النبی حدیث نمبر 1757﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۴۲۔نشان۔ میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس ان کی طرف سے ایک تار آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں۔ اس لئے ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردد ہوا۔ قریباً نو بجے دن کا وقت تھا کہ میں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا اور معاً خدائے عزوجل کی طرف سے وحی ہوئی کہ آثار زندگی۔ بعد اس کے ایک اور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ لیکن پھر ایک اور خط آیا کہ جو ان کے بھائی صالح محمد مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس کا یہ مضمون تھا کہ سیٹھ صاحب کو پہلے اس سے ذیابیطس کی بھی شکایت تھی۔ چونکہ ذیابیطس کا کاربنکل اچھا ہونا قریباً محال ہے اس لئے دوبارہ غم اور فکر نے استیلا کیا اور غم انتہاء تک پہنچ گیا اور یہ غم اس لئے ہوا کہ میں نے سیٹھ عبدالرحمٰن کو بہت ہی مخلص پایا تھا اور انہوں نے عملی طور پر اپنے اخلاص کا اول درجہ پر ثبوت دیا تھا اور محض دلی خلوص سے ہمارے لنگر خانہ کے لئے کئی ہزار روپیہ سے مدد کرتے رہے تھے جس میں بجز خوشنودیٔ خدا کے اور کوئی مطلب نہ تھا اور وہ ہمیشہ صدق اور اخلاص کے تقاضا سے ماہواری ایک رقم کثیر ہمارے لنگر خانے کے لئے بھیجا کرتے تھے اور اس قدر محبت سے بھرا ہوا اعتقاد رکھتے تھے کہ گویا محبت اور اخلاص میں محو تھے اور ان کا حق تھا کہ ان کے لئے بہت دعا کی جائے۔ آخر دل نے ان کے لئے نہایت درجہ جوش مارا جو خارق عادت تھا اور کیا رات اور کیا دن میں نہایت توجہ سے دعا میں لگا رہا۔ تب خدا تعالیٰ نے بھی خارق عادت نتیجہ دکھلایا اور ایسی مہلک مرض سے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کو نجات بخشی۔ گویا ان کو نئے سرے سے زندہ کیا۔ چنانچہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا سے ایک بڑا معجزہ دکھلایا ورنہ زندگی کی کچھ بھی امید نہ تھی۔ آپریشن کے بعد زخم مندمل ہونا شروع ہو گیا اور اس کے قریب ایک نیا پھوڑا نکل آیا تھا جس نے پھر خوف اور تہلکہ میں ڈال دیا تھا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کاربنکل نہیں۔ آخر چند ماہ کے بعد بکلی شفا ہو گئی۔

﴿حقیقۃ الوحی- روحانی خزائن جلد 22ص 338﴾

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

حقیقۃ الوحی کا پرچہ جمع کروانے کی تاریخ میں توسیع

حقیقۃ الوحی کا پرچہ مرکز میں جمع کروانے کی تاریخ میں 5 مارچ 2010ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ تمام احباب وخواتین جنہوں نے تاحال پرچہ حل کر کے نہیں بھجوایا وہ 5 مارچ تک حل کر کے بھجوا دیں۔ آپ مقامی مربی صاحب سے پرچہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 566

خدائے ذوالجلال کی توحید کے لئے غیرت

حضرت مسیح موعود نے 1902ء میں امریکہ کے ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں دیکھتا ہوں کہ ان کے ارادوں کے مقابل پر خدائے ذوالجلال نے بہت صبر کیا ہے۔ اس کی عزت ایک عاجز بندہ کو دی گئی۔ اس کے جلال کو خاک میں ملایا گیا مگر اس نے اب تک صبر کیا کیونکہ جیسا کہ وہ غیور ہے ویسا ہی وہ صابر بھی ہے۔............اب سچے خدا کی مثال یہ ہے کہ ایک امیر نے اپنے عزیزوں کے لئے ایک نہایت عمدہ گھر بنایا اور اس کے ایک حصہ میں ایک بستاں سرائے تیار کیا۔ جس میں طرح طرح کے پھول اور پھل اور سایہ دار درخت تھے اور اس گھر کے ایک حصہ میں اپنے ان عزیزوں کو رکھا اور ایک حصہ میں اپنا مال وحشمت اور قیمتی اسباب مقفل کیا اور ایک حصہ بطور سرائے کے مسافروں کے لئے چھوڑا۔ لیکن جب مالک چند روز کے لئے سیر کو گیا۔ تو ایک شوخ دیدہ اجنبی نے اس کے گھر پر جو بطور سرائے کے تھا دخل اور تصرف کر لیا اور تمام گھر بجز چند حجروں کے جس میں اس مالک کے عزیز تھے یا جن میں اس مالک کا قیمتی اسباب مقفل تھا خود بخود استعمال میں لانے لگا اور اس سرائے کو اپنا گھر بنا لیا اور پھر اسی پر کفایت نہ کی بلکہ اس گھر سے اس مالک کے عزیزوں کو نکال دیا اور مقفل مکانوں کے قفل توڑ دیئے اور تمام اسباب پر اپنا قبضہ کر لیا۔ اب مالک جو صرف اس گھر کا مالک نہیں بلکہ اس ملک کا بادشاہ بھی ہے جب اس شہر میں آئے گا اور اس ظلم اور شوخی کو دیکھے گا۔ تو کیا کرے گا اس کا یہی جواب ہے کہ جو کچھ مقتضا اس کی سلطنت اور غیرت اور جبروت کا ہے سب کچھ عمل میں لائے گا اور اس گھر کو اس ظالم سے خالی کرا کر پھر اپنے مظلوم عزیزوں کو اس میں داخل کرے گا اور وہ تمام مال جو غصب کیا گیا ان کو دے گا اور وہ مسافر خانہ بھی انہیں کو عطا کر دے گا تا آئندہ ان کی مرضی کے برخلاف کوئی اس میں زیادہ ٹھہر نہ سکے۔ اسی طرح اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ تمام مذہبی جھگڑوں کا فیصلہ کر دیوے۔ انسانوں میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ بہت سے جنگ ہوئے لیکن ان کے جنگوں یا جہادوں سے یہ جھگڑا فیصلہ نہ ہو سکا آخر ان کی تلواریں ٹوٹ کر رہ گئیں۔ اس سے انسانوں کو یہ سبق ملا کہ مذہبی جھگڑوں کا تلوار فیصلہ نہیں کر سکتی لیکن ہم جانتے ہیں کہ اب آسمانی فیصلہ نزدیک ہے کیونکہ خدائے غیور کی زمین پر نہایت تحقیر ہو رہی ہے۔''

(ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان ستمبر 1902ء صفحہ 339 تا 348)

اس قہری پیشگوئی کے مطابق تیسرے سال ستمبر 1903ء میں فالج گرا جس پر اس کے سارے مرید باغی ہو کر اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اسی عالم میں اس پر دوبارہ فالج ہوا اور بدیہی طور پر پاگل ہو گیا اور نہایت درجہ ذلت و رسوائی کے ساتھ 9 مارچ 1907ء کو اپنے آباد کردہ شہر صیہون میں مرگیا۔ دین حق کی حقانیت کا یہ ایسا چمکتا ہوا نشان تھا جس پر امریکن پریس میں دھوم مچ گئی۔

بیسویں صدی کے آخری سال جماعت احمدیہ امریکہ نے 11-12 راگست کو صیہون شہر میں ہی ایک بین الاقوامی کانفرنس کی جس میں ڈوئی کی ہلاکت کے بے نظیر نشان پر ایمان افروز روشنی ڈالی اور 1907ء کے تمام امریکی اخبارات کے عکس شائع کر کے نئی دنیا پر ہی نہیں کل عالم کے شرک پرستوں پر اتمام حجت کر دی۔

اللہ جلشانہ کی صفات اربعہ اور عرش عظیم

حضرت مسیح موعود کی ایک پُر معارف تحریر:۔

''خدا تعالیٰ کی چار صفتیں ہیں جن سے ربوبیت کی پوری شوکت نظر آتی ہے اور کامل طور پر چہرہ اس ذات ابدی ازلی کا دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان ہر چہار صفتوں کو سورۃ فاتحہ میں بیان کر کے اپنی ذات کو معبود قرار دینے کے لئے ان لفظوں سے لوگوں کو اقرار کرنے کی ہدایت دی ہے کہ ایاك نعبدو ایاك نستعین ۔ یعنی اے وہ خدا جو ان چار صفتوں سے موصوف ہے ہم خاص تیری ہی پرستش کرتے ہیں کیونکہ تیری ربوبیت تمام عالموں پر محیط ہے اور تیری رحمانیت بھی تمام عالموں پر محیط ہے اور تیری رحیمیت بھی تمام عالموں پر محیط ہے اور تیری صفت مالکانہ جزاو سزا کی بھی تمام عالموں پر محیط ہے اور تیرے اس حسن اور احسان میں بھی کوئی شریک نہیں۔ اس لئے ہم تیری عبادت میں بھی کوئی شریک نہیں کرتے۔

اب واضح ہو کہ خدا تعالیٰ نے اس سورۃ میں ان چار صفتوں کو اپنی ربوبیت کا مظہر اتم قرار دیا ہے اور اسی لئے صرف اس قدر ذکر پر یہ نتیجہ مترتب کیا ہے کہ ایسا خدا کہ یہ چار صفتیں اپنے اندر رکھتا ہے وہی لائق پرستش ہے اور درحقیقت یہ صفتیں بہر وجہ کامل ہیں اور ایک دائرہ کے طور پر الوہیت کے تمام لوازم اور شرائط پر محیط ہیں کیونکہ ان صفتوں میں خدا کی ابتدائی صفات کا بھی ذکر ہے اور درمیانی زمانہ کی رحمانیت اور رحیمیت کا بھی ذکر ہے اور پھر آخری زمانہ کی صفت مجازات کا بھی ذکر ہے اور اصولی طور پر کوئی فعل اللہ تعالیٰ کا ان چار صفتوں سے باہر نہیں۔ پس یہ چار صفتیں خدا تعالیٰ کی پوری صورت دکھلاتی ہیں۔ سو درحقیقت استوا علی العرش کے یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی یہ صفات جب دنیا کو پیدا کر کے ظہور میں آ گئیں تو اللہ تعالیٰ ان معنوں سے اپنے عرش پر پوری وضع استقامت سے بیٹھ گیا کہ کوئی صفت لازمہ الوہیت سے باہر نہیں رہی اور تمام صفات کی پورے طور پر تجلی ہو گئی۔ جیسا کہ جب اپنے تخت پر بادشاہ بیٹھتا ہے تو تخت نشینی کے وقت اس کی ساری شوکت ظاہر ہوتی ہے۔ ایک طرف شاہی ضرورتوں کے لئے طرح طرح کے سامان تیار ہونے کا حکم ہوتا ہے اور وہ فی الفور ہو جاتے ہیں اور وہی حقیقت ربوبیت عامہ ہیں۔ دوسری طرف خسروانہ فیض سے بغیر کسی عمل کے حاضرین کو جود وسخا سے مالا مال کیا جاتا ہے۔ تیسری طرف جو لوگ خدمت کر رہے ہیں ان کو مناسب چیزوں سے اپنی خدمات کے انجام (دہی) کے لئے مدد دی جاتی ہے۔ چوتھی طرف جزا سزا کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ کسی کی گردن ماری جاتی ہے اور کوئی آزاد کیا جاتا ہے۔ یہ چار صفتیں تخت نشینی کے ہمیشہ لازم حال ہوتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا ان ہر چہار صفتوں کو دنیا پر نافذ کرنا گویا تخت پر بیٹھنا ہے جس کا نام عرش ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات حصہ دوم صفحہ 597)

نور کی ردا

نغمۂ جانفزا خلافت ہے — سلسلہ نور کا خلافت ہے
کون اب آسماں سے اُترے گا — اب تو رب کی رضا خلافت ہے
جس سے ہر سمت روشنی پھیلی — نور کی وہ ردا خلافت ہے
زندگی بخش ہے نمو جس کی — وہ طلسمی گھٹا خلافت ہے
زخم سارے ہی مندمل کر دے — اک مکمل دوا خلافت ہے
جس سے بنجر زمیں مہک اٹھے — وہ یہی خوشنما خلافت ہے
ہر مرض کے لئے جو ہے اکسیر — ایسی کامل شفا خلافت ہے
سب کو آغوش دے جو الفت کی — اپنی ماں سے سوا خلافت ہے
اس قیامت کے دور میں ہم پر — دستِ مُعجز نما خلافت ہے
شُکر واجب ہے اس کا ہر لحہ — نعمت بے بہا خلافت ہے

کیوں نہ پھولے پھلے گی یہ اعظمؔ
دستِ حق کی عطا خلافت ہے

اعظمؔ نوید

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

قادیان میں شادی کی ایک پُروقار تقریب میں شمولیت

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے گزشتہ سال 2009ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا موقعہ ملا۔اس دوران شادی کی ایک تقریب میں بھی شمولیت کی۔شادی کی یہ تقریب اس قدر سادہ مگر پُر وقار تھی کہ آج بھی اس میں شمولیت کا حظ محسوس ہوتا ہے۔کیونکہ یہ تقریب دینی تعلیم کی عکاسی کر رہی تھی۔نہ کوئی نمود ونمائش، نہ کوئی شور شرابا اور نہ ہی وقت کا ضیاع خواتین پردہ کی پوری رعایت کئے ہوئے تھیں۔

تقریب رخصتانہ کے دعوتی کارڈ پر 3 بجے سہ پہر کا وقت درج تھا۔نماز ظہر وعصر بیت اقصیٰ میں سوا دو بجے ادا ہوئیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد محترم محمد انعام غوری صاحب امیر مقامی نے دُعاؤں کے ساتھ بارات کو رخصت کیا۔جو نماز سے قبل بیت اقصیٰ میں موجود تھی۔محترم امیر صاحب دُعا کے بعد تیز تیز قدموں کے ساتھ تقریب رخصتی میں شمولیت کے لئے پہنچے۔ہم بھی وقت سے قبل وہاں موجود تھے۔اتنے میں بارات بھی پیدل ہی تقریب رخصتی کے مقام پر پہنچ گئی جس کا انتظام بیوت الحمد کالونی کے سامنے جلسہ گاہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔مارکی کے دو حصے تھے۔ایک مَردوں کے لئے مخصوص تھا اور دوسرا عورتوں کے لئے۔بارات کی آمد پر مستورات والے حصہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام سے خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کی آوازیں سُنائی دیں۔گویا کہ یہ استقبال تھا بارات کا۔محترم امیر صاحب مقامی ۔محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان اور دیگر احباب نے پھولوں کے ہار دولہا کو پہنائے۔اتنے میں 3 بج چکے تھے۔دلہن بھی تیار ہو کر آ چکی تھی۔محترم امیر صاحب مقامی کی صدارت میں دُعائیہ تقریب کا آغاز ہوا۔تلاوت ،دعائیہ منظوم کلام کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔مشروبات سے مہمانوں کی تواضع ہوئی اور محترم امیر صاحب اور دیگر مہمان الوداع ہوئے۔

چونکہ مجھے اس تقریب میں مسز کے ساتھ دعوت تھی۔میرے ساتھ وہ دوست احباب جو اپنی اپنی بیگمات کے ساتھ آئے تھے انتظار کرنے لگے۔اسی انتظار میں مجھے بتایا گیا کہ قادیان میں شروع سے ہی یہی طریق ہے کہ بارات کو بیت اقصیٰ سے دُعاؤں کے ساتھ رخصت کیا جاتا ہے اور لڑکی والوں کے ہاں دو تقاریب ہوتی ہیں ۔مرد حضرات دُعا کر کے چلے جاتے ہیں پھر عورتوں کے ہاں کسی بزرگ خاتون کی صدارت میں علیحدہ دُعائیہ تقریب ہوتی ہے جس میں تلاوت اور دعائیہ منظوم کلام پڑھا جاتا ہے اور بچی کو دُعاؤں کے ساتھ رخصت کر دیا جاتا ہے۔اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام تھا جس میں One dish کھانا تھا۔اس تقریب کی ایک خوبی تو سادگی تھی ہی مگر ایک اہم پہلو وقت کی پابندی تھا۔ہمارے ربوہ میں تو اکثر و بیشتر شادیاں وقت پر ہو جاتی ہیں کیونکہ انہوں نے کسی نہ کسی نماز کے ساتھ تقریب کا وقت رکھا ہوتا ہے اور مدعو دوست احباب نماز کی ادائیگی کے بعد شادی کی تقریب میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ تاہم بڑے شہروں میں دیکھا دیکھی شادیوں میں تاخیر کا رواج سا چل نکلا ہے۔اور بلا وجہ مہمانوں کو بٹھا کر وقت ضائع کرنا ایک رسم کے طور پر سامنے آ رہا ہے۔ اس لئے مہمان حضرات خود ہی ایک اندازہ لگا لیتے ہیں کہ دو گھنٹے کی تاخیر تو ہو ہی جائے گی اس لئے دو گھنٹے تاخیر سے جائیں گے اور ہر مدعو نے اپنے اپنے ذہن میں ایک وقت رکھا ہوتا ہے اوران تمام کے اپنے اپنے ذہن میں مقرر کردہ وقت کے مطابق آمد کی وجہ سے تقریب تاخیر کا شکار ہو رہی ہوتی ہے۔اگر میزبان وقت پر تقریب کا آغاز کر دیا کریں تو ایسی صورت حال پیدا نہ ہو اسی طرح محفلوں پر مہمان آ جاتے ہیں مگر میزبان موجود نہیں ہوتا۔

تقریبات میں تاخیر کی ایک وجہ دلہن کا تاخیر سے آنا ہے آج کل بیوٹی پارلرز سے دلہن کے تیار ہونے کا جو رواج پکڑ گیا ہے۔ وہ بھی باعث تاخیر ہے کیونکہ اکثر تقاریب میں دلہن کے دیر سے آنے سے وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔کئی ایک تقاریب پر تو دلہن (جس کی رخصتی کے لئے دعائیہ تقریب سجائی گئی ہوتی ہے) کے بغیر ہی دُعا کروا دی جاتی ہے۔

بسا اوقات تقریب رخصتی میں تاخیر کی ایک وجہ بارات کا وقت پر نہ آنا بنتا ہے۔اور دعوت ولیمہ میں چونکہ لڑکی کے والدین اور عزیز و اقارب مدعو ہوتے ہیں اور لڑکے والوں کو ان کا انتظار بھی ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے تاخیر ہو رہی ہوتی ہے۔باراتی پہلے ہی کافی دیر کر چکے ہوتے ہیں اور جب بارات تقریب رخصتی کی جگہ پر پہنچتی ہے تو وہاں آ کر بلا وجہ آدھ گھنٹہ بلکہ اس سے بھی زیادہ وقت کھڑے کھڑے ضائع کر دیتے ہیں اور اس امر کا ذرا بھر احساس نہیں کرتے کہ ہم نے تو پہلے ہی اتنی تاخیر کر دی ہے۔اور لوگ ہال میں بیٹھے ہمارا انتظار کر رہے ہیں ہم جلدی کر کے ان کے انتظار کی گھڑیوں کو ختم کریں۔ہمارا استقبال کرنے والوں کے ساتھ بھی تو آخر بچے ہیں۔رات کا کافی حصہ بیت گیا ہے۔انہوں نے بھی اپنے گھر جانا ہے۔آج کل تو مُلکی حالات بھی مخدوش ہیں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔کہیں دہشت گردی ہے کہیں قتل و غارت آخر ہم جلدی کریں تا کہ تمام لوگ اپنے اپنے گھروں میں وقت پر محفوظ چلے جائیں۔اب تو بعض بڑے شہروں میں اگلے دن کی تاریخ ہو جاتی ہے جبکہ دعوتی کارڈ پر گزشتہ دن کی تاریخ درج ہوتی ہے۔اس لئے بڑے شہروں میں حکومت نے پابندی لگائی ہے کہ 12 بجے تک فنکشن ختم کریں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے قادیان کے جلسہ سالانہ میں ڈیوٹی دینے والے احباب وخواتین سے حسب روایت خطاب و معائنہ فرما کر ڈیوٹیوں کا افتتاح کرنا تھا۔اس روز بیت اقصیٰ قادیان میں نماز فجر کی ادائیگی سے قبل یہ اعلان ہو رہا تھا کہ آج حضور 10 بجے خطاب اور معائنہ فرمائیں گے۔تمام دوست احباب وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔اسی اثناء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نماز فجر کے لئے تشریف لے آئے اور آپ نے محراب میں پہنچتے ہی انتظامیہ سے دریافت فرمایا کہ مجھ سے تو آپ نے ساڑے گیارہ کا وقت لیا ہوا ہے اور اعلان آپ 10 بجے کا کر رہے ہیں۔عرض کی گئی کہ حضور لوگ وقت پر نہیں آتے، اس لئے ایک ڈیڑھ گھنٹہ قبل کا وقت دیا جا رہا ہے۔اس پر حضور نے نماز فجر سے قبل وقت کی اہمیت پر ایک مختصر مگر جامع خطاب فرمایا اور اسے جھوٹ کے زمرہ میں قرار دیا۔

ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت محمد ﷺ نے اپنے اوقات کی کیا خوب تقسیم کر رکھی تھی۔دن تو فلاح و بہبود اور خدمت خلق میں گزرتا ہی تھا، اپنی رات کا بھی بہتر استعمال کرتے تھے۔آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ کی تربیت بھی اسی رنگ میں کی۔حضرت امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں روایت بیان کی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ایک دعوت ولیمہ پر لوگوں کو بلایا۔صحابہؓ کھانا تناول فرما کر دیر تک وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے جو نبی پاک ﷺ کے لئے تکلیف کا باعث بنا۔مگر آنحضور ﷺ شرم کے وجہ سے ان کو کچھ نہ کہہ سکے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر 54 نازل فرمائی۔جس کا ترجمہ یہ ہے

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کی دعوت دی جائے مگر اس طرح نہیں کہ اس کے پکنے کا انتظار کر رہے ہو لیکن (کھانا تیار ہونے پر) جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو اور جب تم کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور وہاں (بیٹھے) باتوں میں نہ لگے رہو۔ یہ (چیز) یقیناً نبی کے لئے تکلیف دہ ہے مگر وہ تم سے (اس کے اظہار پر) شرماتا ہے اور اللہ حق سے نہیں شرماتا۔

اس آیت میں دعوتوں میں شمولیت کے آداب سکھلائے ہیں اور اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اول کسی دستر خوان پر بغیر اجازت اور بغیر دعوت نہ جاؤ اور مقررہ وقت سے پہلے بھی نہ جاؤ اور بعد میں بھی بیکار نہ بیٹھے رہو جو میزبان کے لئے تکلیف کا باعث بنے۔اب دیکھیں کس طرح قرآن پاک نے آج سے چودہ سو سال پہلے ایک مہذب معاشرہ کے اصول بیان فرما دیئے جن میں سے ایک وقت کی پابندی بھی ہے۔

آج کل ملک میں بجلی کا بھی بحران ہے۔جتنا کم وقت ہم اپنی دعوتوں میں لگائیں گے اتنی ہی بجلی کی بچت ہوگی اور لوڈ شیڈنگ سے نجات ملے گی۔

شادی بیاہوں میں بلاوجہ کی دیر جہاں جسمانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے وہاں روحانی صحت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔جہاں تک جسمانی صحت کے لئے نقصان دہ ہونے کا تعلق ہے۔انسان Under Pressure رہتا ہے ذہن و دماغ پر بوجھ ڈالتا ہے۔اُس کے آئندہ گھڑیوں میں ہونے والے کاموں میں بلاوجہ کی تاخیر ہو رہی ہوتی ہے تو سوچ سوچ کر اس کے اعضاء مضمحل ہونے لگتے ہیں اور ذہنی دباؤ کا شکار رہتا ہے۔

آج کل شوگر کا مرض بھی بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے اور پاکستان اس مرض کے حوالہ سے دُنیا بھر میں چوتھے نمبر پر ہے۔شادیوں میں وقت کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے شوگر کے مریضوں کو بہت تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے۔اور یوں بھی صحت پر بُرے اثرات مترتب ہوتے ہیں۔

اسی طرح یہ تاخیر روحانی طور پر بھی نقصان کا باعث بنتی ہے۔اول تو انسان اکیلا بیٹھا اندر ہی اندر کڑھتا رہتا ہے۔اور میزبان کو کوستا ہے۔پھر چند لوگ بیٹھ کر بلاوجہ ہونے والی تاخیر کی وجہ سے اہل خانہ کو اس کی پیٹھ کے پیچھے کوستے رہتے ہیں۔بُرا بھلا کہتے ہیں۔جو غیبت کے زُمرہ میں آتا ہے اور بلاوجہ ایک گناہ سر چڑھتا ہے۔

ویسے تو بڑے شہروں میں خدمات بجا لانے کے ناطے خاکسار کو اس امر کا تجربہ ہے کہ احمدی احباب الگ ہو کر اپنی پیاری جماعت کے متعلق ہی کوئی بات کر رہے ہیں۔اس کی ترقیات کا ذکر ہو رہا ہوتا ہے۔پیارے حضور کے خطبہ یا کوئی نئی نصیحت ہی زیر بحث ہوتی ہے۔یہ اس مسلسل تربیت کا نتیجہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود اور ہمارے خلفاء کرام نے ہماری فرمائی۔حضرت مسیح موعود کو تو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا۔کہ تم وہ بزرگ مسیح ہو جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

اس الہام کے ہم تمام احباب جماعت مخاطب ہیں۔ہمیں نہ صرف اپنے اوقات کو برمحل استعمال کی فکر کرنی ہے بلکہ اپنے ساتھی احمدی احباب کے اوقات کے برمحل استعمال کے لئے سعی بھی کرنی چاہئے۔شادی کی ایک محفل میں ہماری وجہ سے اگر دو گھنٹہ کی تاخیر ہو رہی ہے تو وہ دو گھنٹہ کا ضیاع نہیں بلکہ محفل میں بلائے 50 احمدی احباب میں سے ہر احمدی دوست کے دو گھنٹے کا ضیاع ہے یوں یہ 100 گھنٹے کا ضیاع بنتا ہے۔

دعوتوں میں وقت کا تقرر بھی عزیز و اقارب سے مشورہ کے بعد ہی طے ہونا چاہئے۔ربوہ میں تو فون پر بیت المبارک میں نمازوں کے اوقات پوچھ لئے جاتے ہیں بڑے شہروں میں وقت کا تقرر ذرا دیر سے ہی ہو تو پھر تاخیر کے احتمال کم ہو جاتے ہیں۔مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ لاہور میں ایک اعلیٰ سرکاری افسر نے

اپنے ہونے والے داماد اور اس کے عزیز و اقارب سے مشورہ کے وقت کہہ دیا تھا کہ رات 12 بجے کا وقت مقرر کر لیں۔ مگر آئیں وقت پر میں اپنے Colleagues کو معذرت کے ساتھ اسی وقت پر بلا لوں گا۔ اتنی تاکید کے بعد یہ بارات دوپہر کے وقت مقررہ پر پہنچ گئی تھی۔ اور انتظار کے لئے کرب کی گھڑیاں نہ سہنی پڑیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود اپنے معمولات دن بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ اور پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے، یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے۔ کوئی مشغول اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے، مجھے سخت ناگوار ہے۔ جب کوئی دینی ضروری کام آ پڑے تو میں اپنے اوپر کھانا، پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 310)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

''وہ کیا بدقسمت انسان ہے جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔'' (خطبات نور 147)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

''اگر ایک منٹ تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آ گئی'' (مشعل راہ جلد 1 صفحہ 501)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''زندگی وقت کے ایک بامقصد مصرف کا نام ہے'' (مشعل راہ جلد 3 صفحہ 38)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

''ہمیں چاہیے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ضائع نہ ہو۔'' (مشعل راہ جلد 3 صفحہ 465)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''پھر ایک جگہ حکم ہے کہ دعوت پر اگر بلایا جائے تو پھر جاؤ اور وقت پر جاؤ۔ اور پھر جب دعوت سے فارغ ہو جاؤ تو واپس آ جاؤ۔ بعض تو بڑی کھلی دعوتیں ہوتی ہیں شادی بیاہ وغیرہ کی۔ ساری ساری رات ہُو ہا ہوتی رہتی ہے، شور شرابے ہوتے رہتے ہیں۔ ہماری جماعت میں تو کم ہے مگر غیروں میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ وہاں تو وقت کی پابندی نہیں ہوتی لیکن بعض سنجیدہ مجلسیں بھی ہوتی ہیں، جماعتی دعوتیں بھی ہوتی ہیں۔ یا ایسی دعوتیں ہوتی ہیں جو جماعتی جگہوں پر کی جا رہی ہوتی ہیں۔ تو ان میں ان سب آداب کا خیال رکھنا چاہئے جو ان دعوتوں کے لئے مہمانوں کو ادا کرنے ضروری ہیں۔ انہوں نے وقت پر جانا بھی ہے اور فارغ ہو کر اٹھ کر واپس آ جانا بھی ہے۔''

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 3 صفحہ 70-71)

محترم عبدالستار علیم صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ اسلام آباد

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

روزنامہ الفضل ربوہ کے 21/اپریل 2009ء کے شمارے میں مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب کے ذریعے یہ افسوسناک خبر پہنچی کہ مکرم و محترم عبدالستار علیم صاحب 27 مارچ 2009ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں اور 28 مارچ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہو گئی ہے۔ مرحوم کا سالہا سال سے قیام اسلام آباد میں تھا اور کسی عزیز کو ملنے فیصل آباد گئے ہوئے تھے جہاں ہارٹ اٹیک سے ان کی وفات ہوئی اور اگلے روز ربوہ میں ان کی تجہیز و تکفین ہوئی۔

مرحوم 1956ء میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت میں کراچی میں خود احمدی ہوئے تھے۔ پھر اسلام آباد میں آ گئے اور سالہا سال اسلام آباد میں انہیں خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔ خاکسار کو بھی ان کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے زمانے میں کچھ عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ آج سے تیس سال پہلے 1979ء کے آغاز پر یکم جنوری 1979ء کو خاکسار نے اسلام آباد وفاقی وزارت پانی و بجلی میں اوورسیز پراجیکٹس کوارڈینیشن سیل (Overseas Projests Co-ordination Cell) کے انجینئر انچارج کے طور پر جوائننگ رپورٹ دی اور اس طرح کچھ سال خدا تعالیٰ نے خاکسار کے لئے اسلام آباد رہنے کا انتظام فرمایا۔ ان دنوں محترم عبدالستار علیم صاحب اسلام آباد کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ تھے اور خاکسار نائب قائد اور 30/اکتوبر 1979ء تک خاکسار کو محترم عبدالستار علیم صاحب کے ماتحت خدمت کا موقع ملا۔ اس وقت مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ضلع کی ایک مجلس تھی گو راولپنڈی اور اسلام آباد کے الگ الگ امیر ضلع تھے لیکن مجلس کی سطح پر اسلام آباد کی مجلس قائد ضلع راولپنڈی محترم قریشی محمد عظیم صاحب (الکیمسٹ) کے ماتحت تھی۔ یہ وہ دور ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اسلام آباد میں اکثر دورے ہوا کرتے تھے اور حضور انور کئی کئی دن اسلام آباد قیام فرماتے تھے۔ حضور انور کی آمد کی وجہ سے اسلام آباد میں ان دنوں بہت چہل پہل ہوتی تھی۔ اسلام آباد میں مجلس کے تقریباً سارے خدام ڈیوٹیاں دینے کی توفیق پاتے تھے۔ سی ڈی اے (C.D.A) کے پاس پانی کی دقت ہوتی تھی اس لئے کئی واٹر ٹینک C.D.A سے خرید کر بیت الفضل پہنچانے کے لئے خدام خدمت بجا لانے کی توفیق پاتے تھے۔ جنرل ملک عبدالعلی صاحب اس وقت امیر ضلع اسلام آباد تھے اور شیخ عبدالوہاب صاحب جنرل سیکرٹری تھے۔ جنرل ملک عبدالعلی ملک صاحب بڑے بااصول امیر تھے ہر اجلاس سے پہلے اپنی مجلس عاملہ میں پروگرام بناتے اور خدام اور انصار اور نمائندہ لجنہ اور جماعت کے نمائندہ کی تقاریر رکھواتے۔ خاکسار کو بھی ان اجلاسات میں تقاریر کا موقع ملا جس کے لئے میرا نام علیم صاحب نے تجویز فرمایا۔

ان دنوں بعض جماعتی تقریبات چاند ریسٹورنٹ میں ہوتی تھیں جہاں عبدالستار علیم صاحب مینیجر تھے چنانچہ جب جنرل ملک عبدالعلی صاحب نے بیرون ملک علاج کے لئے جانا تھا تو ان کی جگہ شیخ عبدالوہاب صاحب امیر مقرر ہوئے۔ جنرل صاحب کی الوداعی پارٹی بھی چاند ریسٹورنٹ میں ہوئی جہاں جماعت کی عاملہ اور تینوں ذیلی تنظیموں کی عاملہ نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مہمان خصوصی تھے جو ان دنوں اسلام آباد آئے ہوئے تھے۔ یہ سارا انتظام محترم عبدالستار علیم صاحب کا تھا۔

محترم عبدالستار علیم صاحب کے بعد محترم ملک لال خان صاحب اور ان کے بعد خاکسار اسلام آباد مجلس کا قائد بنا۔ اس وقت موجودہ امیر ضلع اسلام آباد محترم منیر احمد فرخ صاحب حلقہ نور (F-6/1) کے صدر ہوا کرتے تھے اور مغرب و عشاء کی نمازیں انہی کے گھر میں ہوتی تھیں۔ اتفاق سے خاکسار کو وزارت پانی و بجلی نے F-6/1 میں مکان کرائے پر لے کر دیا جس کا کرایہ خود دفتر ادا کرتا تھا۔ اسی گلی میں کچھ سرکاری کوارٹرز تھے ایک کوارٹر میں محترم شریف احمد صاحب (سیکرٹری مال) اور محترم عبدالستار علیم صاحب کی اکٹھی رہائش تھی۔ یہ دونوں ہم زلف تھے اور س طرح کبھی بیت الذکر F-7/3 میں اور کبھی فرخ صاحب والے نماز سنٹر میں بھی ملاقات ہو جاتی تھی۔ حضور کے قیام کے دوران تو سارا اسلام آباد راولپنڈی بیت الفضل میں اُمڈ کر آ جاتا تھا اور رات گئے تک خوب رونق رہتی تھی حضور کی اقتداء میں نمازوں کا خاص لطف آتا تھا۔ کئی بار حضور سے مجلس کے قائدین کے ساتھ نمائندوں کے ساتھ اور فیملی کے ساتھ ملاقاتوں کا موقع ملتا۔ اسلام آباد کا بڑا صاف ستھرا ماحول تھا 100 فی صدی پڑھے لکھے خدام تھے اور بڑے اخلاق اور اخلاص والے تھے۔ اس لئے وہاں عبدالستار علیم صاحب اور باقی خدام اور جماعت کے دیگر اراکین و عہدیداران کے ساتھ کام کر کے بڑا لطف آیا۔ محترم محمد شفیع اشرف صاحب مرحوم ان دنوں وہاں مربی ہوا کرتے تھے۔

ایک بار حضور انور نے خطبہ کی تیاری کے لئے سیرت خاتم النبیّین جلد دوم طلب کی اور خاکسار کو بلا کر مطلوبہ حوالہ نکال کر دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان دنوں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر اسلام آباد سے بھی بعض خدام سائیکل پر سوار ہو کر مرکز جاتے تھے۔ آبپارہ میں جماعت کا ایک گیسٹ ہاؤس تھا۔ وہاں سے دعا کے ساتھ قافلہ روانہ ہوتا تھا۔ اتفاق سے 1979ء کے سالانہ اجتماع ربوہ پر خاکسار کا مقالہ اول نمبر پر آیا اور حضور انور سے 700 روپے انعام وصول کیا۔ عبدالستار علیم صاحب خاکسار کی بڑی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ عبدالستار علیم صاحب 31/اکتوبر 1979ء کو اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئے اور 12 نومبر 1979ء کو آبپارہ گیسٹ ہاؤس میں ان کے اعزاز میں الوداعی تقریب ہوئی جنرل عبدالعلی صاحب نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ ایک اور عبدالستار علیم صاحب کا خاکسار پر بہت بڑا احسان ہے کہ جس رات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا وصال ہوا یعنی 8 اور 9 جون 1982ء کی درمیانی شب (تقریباً ایک بجے) سحری کے وقت تین بجے عبدالستار علیم صاحب نے ہی خاکسار کے گھر گیٹ پر آ کر اطلاع دی اور ہم اکٹھے بیت الفضل روانہ ہو گئے۔ وہ سارا منظر اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ فجر کی نماز محترم عبدالمجید صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ نے پڑھائی تھی (چند ماہ قبل محترم محمد شفیع اشرف صاحب ٹرانسفر ہو کر ربوہ چلے گئے تھے) اور اجتماعی دعا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے کہنے پر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کروائی تھی اور عجیب دکھ اور غم سے بھرے ہوئے جذبات اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے درمیان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا تابوت ربوہ کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس مختصر زندگی میں اپنی اپنی بساط اور استعداد کے مطابق خدمت کی کچھ توفیق پا جاتے ہیں اور ان میں سے ایک پیارے ساتھی محترم عبدالستار علیم صاحب بھی تھے۔ 2008ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ پر ان سے آخری ملاقات ہوئی ان کا ایک بیٹا ساتھ تھا۔ ان کی آنکھوں کی بینائی تقریباً ختم ہو چکی تھی۔ خاکسار کو بھی مشکل سے پہچانا۔ بیت الفتوح لندن میں جمعہ کے بعد ملاقات ہوئی۔ کہنے لگے حضور انور سے ملاقات ہو گئی ہے بہت بیمار ہوں اور آنکھیں کام کرنا چھوڑ گئی ہیں۔ دعا کریں انجام بخیر ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ جنت الفردوس کے اعلیٰ علیّین میں جگہ دے۔ ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں ان سے بڑھ کر جاری رکھنے کی توفیق دے اور ان کے سب لواحقین کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم شہریار احمد صاحب

ٹی وی پروگرام پروڈکشن اور براڈ کاسٹنگ

ٹیلی ویژن دو الفاظ کا مجموعہ ہے Tele اور Vision۔ یہ رومن زبان کا لفظ ہے۔ ٹیلی کا مطلب ہے دور اور ویژن یعنی دیکھنا۔ اس طرح اس کا مطلب ہے دور سے دیکھنا۔

اس کی ایجاد اچانک یا ایک دم نہیں ہوئی۔ ٹیلی ویژن کی ایجاد سے پہلے 1894ء میں ٹیلی فون سے آواز کی ترسیل شروع ہوئی۔ ٹیلی ویژن کی ایجاد سکاٹ لینڈ کے شہری جان لوئی برڈ نے کی۔ وہ اکثر سوچتا تھا کہ جس طرح تار کے بغیر ہماری آواز ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائی جاسکتی ہے اس طرح تصویر کو بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس خیال کو حقیقت کا رنگ دینے کے لئے اس نے تجربات شروع کئے اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ بے شمار سیاہ اور سفید نقطے بجلی کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کئے جا سکتے ہیں۔ آخر کار وہ 1925ء میں ایک بچے کے عکس کو دوسرے کمرے میں ایک پردے پر منتقل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ 1927ء میں وہ لندن شہر کے مناظر کو گلاسگو تک منتقل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کی پہلی ٹی وی ٹرانسمیشن بی بی سی (برٹش براڈ کاسٹنگ کمپنی) کے ٹرانسمیٹر سے 30 ستمبر 1929ء کو نشر ہوئی۔

اس کے بعد امریکہ نے اس صنعت کی ترقی شروع کی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن کے تکنیکی آلات اور نشریات میں بے پناہ تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ابتدا میں نشریات Black & White تھیں بعد میں رنگین شروع ہوئیں۔

رنگین ٹی۔وی کی کارکردگی کو سمجھنے کے لئے ہمیں بنیادی حقائق کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ سرخ، سبز اور نیلا بنیادی رنگ کہلاتے ہیں۔ انہی رنگوں کے امتزاج سے دوسرے رنگ بنتے ہیں۔ اس کے لئے مندرجہ نظام فعال ہیں۔

1۔NTSC

یہ نیشنل ٹیلی ویژن سسٹم کمیٹی National Television System Committee کا مخفف ہے۔ یہ نظام 1953ء سے استعمال کیا جارہا ہے۔ اس کو استعمال کرنے والوں میں امریکہ کا براعظم سرفہرست ہے۔

2-PAL

یہ (Phase Alternative lines System) فیز الٹرنیٹو لائنز سسٹم کا مخفف ہے۔ اس سسٹم کی دریافت کا سہرا ڈاکٹر ڈبلیو بروچ Dr.W. Bruch کے سر ہے۔ پاکستان کے علاوہ برطانیہ، ہندوستان، جاپان اور دیگر یورپی ممالک نے اس نظام کو اپنایا ہے۔

3-Secam سیکم

یہ فرانسیسی انجینئر ہنری فرانس نے دریافت کیا۔ روس، فرانس اور ایران وغیرہ نے یہ نظام اپنایا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ لاگت کے اعتبار سے NTSC سب سے سستا ٹی وی نظام ہے اور PAL سب سے مہنگا ہے۔ لیکن معیاری نشریاتی تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے پال سسٹم سب سے بہتر ثابت ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان نے زیادہ لاگت کے باوجود اس نظام کو اپنایا تاکہ معیاری نشریات حاصل ہوں۔

ٹیلی ویژن سے متعلق گفتگو میں بہت سی فنی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

1۔ ٹیلی ویژن سٹوڈیوز

یہ وہ جگہ ہے جہاں پروگرام کی تخلیق کی جاتی ہے سٹوڈیو کے ہال کا طول وعرض کیمروں کی تعداد اور ضروریات کے مطابق ہوتا ہے۔ اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ چھت اونچی ہو تاکہ روشنیاں لگانے میں کوئی دقت نہ ہو۔ علاوہ ازیں دیواروں پر آواز کو جذب کرنے والا مادہ لگایا جاتا ہے۔ یہاں کے عملے کا رابطہ کنٹرول روم کے اراکین کے ساتھ وائرلیس یا انٹرکام سے ہوتا ہے تاکہ ہدایت کار بوقت ضرورت ہدایات دے سکے۔

2۔ سیٹ ڈیزائننگ

ہر چیز مثلاً میز، کرسی، صوفہ، پردے، مناظر وغیرہ اس شعبے کے تحت آتے ہیں۔ سیٹ عارضی اور مستقل ہوتے ہیں مستقل سیٹ میں سیٹ کو اگلی اقساط کی ریکارڈنگ کے لئے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

3۔ ٹی وی کیمرہ

کیمرے کو ٹی وی میں وہی اہمیت حاصل ہے جیسے کسی فٹ بال میں بال کی۔ ایک عام ویڈیو کیمرہ عام طور پر ایک سیکنڈ میں چوبیس سے تیس تصویریں بناتا ہے۔ اب ہائی سپیڈ کیمروں سے ایک سیکنڈ میں پچاس سے زیادہ تصویریں بھی لی جاسکتی ہیں۔

ان میں زوم اور وائیڈ اینگل لینز لگے ہوتے ہیں جن کی وجہ بدولت ہم دور کی چیز کو قریب اور قریب کی چیزوں کو جو بظاہر عام لینز سے نظر نہیں آتیں چوڑا دیکھ سکتے ہیں۔ زوم لینز سے دور کی اور وائیڈ سے آس پاس کی چیزوں کا شاٹ لیا جاسکتا ہے۔

4۔ روشنی

لائٹنگ کے شعبے کے تحت سٹوڈیوز کو روشنی فراہم کی جاتی ہے۔ کچھ روشنیاں چھت پر کچھ زمین پر اور کچھ ہلکی اور کچھ تیز روشنیاں لگائی جاتی ہیں ان میں عام طور پر سکوپ لائٹ، بینک لائٹ سپاٹ لائٹ فلڈ لائٹ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

تمام لائٹوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک بورڈ کنٹرول یونٹ ہوتا ہے جہاں سے ان کو جلایا بجھایا، ہلکا اور تیز کیا جا سکتا ہے۔ اس کو ڈمر کہتے ہیں۔

5۔ کنٹرول روم

سٹوڈیو میں تخلیق ہونے والے پروگرام کنٹرول روم کے ذریعے ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں آوٹ ڈور براڈ کاسٹنگ وین (ob van) کے ذریعے باہر سے بھی لائیو نشریات پیش کی جاسکتی ہیں۔ یہ عموماً خبروں کے لئے استعمال ہوتی ہے اور اس کی چھت پر چھوٹا سا انٹینا لگا ہوتا ہے۔ الغرض کنٹرول روم ایک ایسا مرکز ہے جہاں سے نشریات پیش کی جا سکتی ہیں۔ یہاں پر سوئچنگ سسٹم ہوتا ہے۔ اس کو ویژن مکسر بھی کہا جاتا ہے۔ اس پر بٹن دبانے سے مختلف کیمروں کی تصویروں کو ترسیل کے لئے منتخب یا کٹ یا فیڈ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح آڈیو مکسر بھی ہوتا ہے جو آواز کی ترسیل کا کام دیتا ہے۔ مختلف پروگراموں کے آوازوں کے تاثر کو یہیں سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی پروگرام میں گاڑی کی آواز یا کسی بوتل کے ٹوٹنے کی آواز پیدا کرنی ہو تو صوتی اثرات سے مدد لی جاتی ہے اور ناظرین کو یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ تاثر پیدا کرنے والی آوازیں اصل ہیں یا صرف ریکارڈ کئے ہوئے صوتی اثرات ہیں۔

6۔ تدوین Editing

کسی بھی ریکارڈ کئے گئے پروگرام کی تصویر اور آواز کا باہم رابطہ اور روانی برقرار رکھتے ہوئے اس میں ترمیم وتصحیح کو تدوین کہا جاتا ہے۔ ناظرین کو اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ کوئی حصہ کاٹ دیا گیا تھا یا پروگرام یا ڈرامہ کا کوئی حصہ پہلے یا بعد میں ریکارڈ ہوا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ تصویر یا آواز کے غیر ضروری حصے نکالنا۔ تلفظ کی غلطیوں یا ادائیگی کی اصلاح۔ کوئی غیر مستند بات کر دی گئی ہو یا جملوں کی روانی کے دوران وقفہ آ گیا ہو تو اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ کوئی ایسی بات ریکارڈ ہوگئی ہو جو کسی فتنہ یا قومی مفاد کی خرابی کا باعث ہو اس کو نکال دیا جاتا ہے۔

اس کے لئے آج کے دور میں ریکارڈ ہوئی کیسٹ کو کمپیوٹر کے سوفٹ ویئر میں ڈالا جاتا ہے اور یہ سوفٹ ویئر ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ کی ریکارڈنگ کو بھی ایڈیٹ (Edit) کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی میں گرافکس اور ٹائٹلنگ کا کام بھی ہوجاتا ہے یعنی کسی ٹاک شو میں کسی کی تصویر کے اوپر اس کا نام یا آخر کے ٹائٹلز (End titles) پیش کئے جاتے ہیں۔

7۔ نشریات

نشریات سے مراد ٹرانسمیٹر سے ریڈیائی لہروں کی ترسیل ہے۔ آج کے دور میں یہ کیبل، سیٹلائٹ وغیرہ سے پیش کی جاتی ہیں۔

لائیو پروگرام کے نشر ہوتے وقت تدوین کی ضرورت باقی نہیں رہتی بلکہ ویڈیو مکسر ہی یہ کام کر لیتا ہے۔

ٹی وی پروڈکشن کے تحت مختلف ہنرمند افراد کام کرتے ہیں اس کو پروگرام ٹیم کہا جاتا ہے۔ ان میں پروڈیوسر سے لے کر سپاٹ مین تک کے افراد آتے ہیں۔ ان کے نام پروگرام کے آخر میں دکھائے جاتے ہیں جن کو اینڈ کریڈٹس (end cradits) کہا جاتا ہے۔

اگر ہمیں کسی پروگرام کی ریکارڈنگ سے پہلے کسی ٹی وی سٹیشن جانے کا موقع ملے تو ہم دیکھیں گے کہ پروگرام کے شرکاء ریہرسل کر رہے ہیں۔ لائٹنگ درست کی جا رہی ہے۔ سیٹ ڈیزائنر سیٹ پر رکھی ہوئی اشیاء کی نوک پلک درست کر رہے ہیں۔ میک اپ آرٹسٹ شرکاء کا میک اپ درست کر رہے ہیں۔ کیمرہ مین اپنے کیمروں کے شاٹس بنا رہے ہیں اس کے علاوہ کنٹرول روم میں پروڈیوسر اسٹوڈیو میں ہونے والے ہر ایکشن کا جائزہ لے رہے ہیں ان کے ساتھ ڈائریکٹر، ویڈیو مکسر اور آڈیو مکسر بیٹھے ہیں۔ جن کے سامنے لگے ٹی وی مانیٹرز پر ہر کیمرے کی الگ الگ تصویریں آ رہی ہیں اور جن کی مدد سے ہر اگلے شاٹ کے مطابق کیمرہ کٹ کیا جاتا ہے۔ یہاں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو سکرین پر نظر آتے ہیں اور دوسرے وہ جو پس پردہ رہ کر اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

1۔ پروڈیوسر

پروڈیوسر کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا کام پروگرام کے لئے رقم مہیا کرنا ہوتا ہے اور پروگرام کا مرکزی خیال بنانا ہوتا ہے۔ شرکاء سے معاہدہ کرتا ہے اور ایک ڈائریکٹر منتخب کرتا ہے۔ اس کے بعد

پروگرام کا سکرپٹ تیار کروانے کے لئے مصنفین کا انتخاب کرتا ہے۔ پھر تکنیکی وسائل فراہم کرتا ہے اور تمام امور کی نگرانی رکھتا ہے۔

2۔ڈائریکٹر

پروگرام ریکارڈ کرنے کی نگرانی ہدایت کار کا ذمہ ہے۔ یہ اپنے انٹرکام سے جو تقریباً ہر کارکن سے منسلک ہوتا ہے، ہدایت دیتا رہتا ہے اور کیمرہ مین کو بتاتا رہتا ہے کہ کیمرہ نمبر 2 کے بعد کیمرہ نمبر 3 شاٹ دے گا اور وہ اپنا کیمرہ درست رکھے۔ جبکہ اس وقت کیمرہ نمبر 2 آن ائر ہے اور حکم دیتا ہے اگر کسی ڈرامے کے کسی شاٹ کے پیچھے سورج کو لانا مقصود ہو تو یہ بھی اسی کی ذمہ داری ہے کہ شاٹ مقررہ وقت پر ریکارڈ ہو۔ ایک لمحے کی تاخیر سے سورج غروب ہو جائے گا اور پھر 24 گھنٹے کے انتظار کے بعد شاٹ مکمل ہوگا۔

فلور مینیجر

یہ سیٹ پر موجود ہوتا ہے اور ہدایت کار سے ملنے والی ہدایات کون کران کے عمل پر نظر رکھتا ہے۔ اس کی ڈیوٹی کی جگہ فلور یعنی سٹوڈیو ہے۔ کیونکہ پروڈکشن کے دوران ڈائریکٹر یا پروڈیوسر بار بار اسٹوڈیو میں نہیں آ سکتا اسی لئے فلور مینیجر سٹوڈیو میں موجود رہتا ہے اور پروڈیوسر کی ہدایت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

4۔کیمرہ مین

یہ اپنے کیمرے کے ساتھ عکاسی کرتا رہتا ہے اور کیمرے کی ہر چیز مثلاً زومنگ، فوکسنگ کلرز، روشنی، اپرچر وغیرہ کو دیکھتا ہے۔ کیمرہ مین کے لئے صحت مند ہونا ضروری ہے کیونکہ بعض شاٹ دیتے وقت اس کو کیمرہ سٹینڈ کی بجائے اپنے کندھے پر رکھنا ہوتا ہے۔ پھر سانس کو روکنا ہوتا ہے تاکہ تنفس کی حرکت سے کیمرہ حرکت نہ کرے۔

5۔بوم آپریٹر

بعض ٹی وی پروگراموں خصوصاً ڈراموں میں کردار سٹیج پر چلتے پھرتے ہیں۔ ان فنکاروں کے ساتھ مائیکروفون کو اس طرح حرکت دینی پڑتی ہے کہ وہ کیمرے میں نظر نہ آئیں۔ بوم دراصل اونچے سٹینڈ پر لگا ہوا ایک لمبا بازو ہوتا ہے جس کے سر پر ایک بڑا مائیکروفون لگا ہوتا ہے۔

6۔لائٹنگ انچارج

روشنی کو بہتر بنانا اس شعبے کے تحت آتا ہے۔ کہیں مصنوعی روشنیاں اور کہیں ریفلیکٹرز (reflectors) لگا کر روشنی کی مقدار مکمل کی جاتی ہے۔ اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ روشنیاں ایسے زاویے سے پڑیں کہ جن کا سایہ کیمرے میں نظر نہ آئے اور نہ ہی شاٹ کو خراب کریں بجلی چمکنا اور چاند ستاروں کا نمودار ہونا بھی مصنوعی روشنیوں کے وسائل کے استعمال سے دکھایا جاتا ہے۔

7۔انجینئر

ٹی وی انجینئر کے دائرہ کار میں مشینری کی ڈیزائنگ، تیاری اور دیکھ بھال شامل ہے۔ کیمرے سے ویڈیو کی آؤٹ پٹ کی تار کو ویڈیو مکسر میں دینے کے آسان ترین مراحل بھی شامل ہیں۔ یہ ٹرانسمیشن کی بھی نگرانی کرتا ہے اور اس بات کا یقین حاصل کرتا ہے کہ تمام نشریات کا معیار درست رہے اس کے ساتھ ساتھ O.B وین (Out door broadcasting van) میں بھی یہ موجود ہوتا ہے۔ یہ (وین) عموماً ٹی وی سٹیشن کے باہر سے براہ راست نشریات پیش کرتی ہے۔

8۔ویژن مکسر

ٹی وی پر سوال وجواب کا پروگرام چل رہا ہے۔ ابھی سکرین پر کمپیئر سوال پوچھ رہے تھے۔ کیمرہ کٹ ہوا اب ایک اور صاحب جواب دے رہے ہیں۔ اسی طرح کبھی پورا سٹیج دکھائی دیتا ہے اور کبھی حاضرین دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی کمپیئر کے نیچے اس کا نام آ رہا ہے۔ مختلف کیمروں سے حاصل کردہ تصاویر کی کٹنگ اور مکسنگ یکے بعد دیگرے ایک مشین سے کی جاتی ہے اس کو ویژن مکسر کہتے ہیں۔ اس پر کام کرنے والے کو سوئچر کہا جاتا ہے۔ اس پر مختلف بٹن اور لیور لگے ہوتے ہیں جن کو دبانے یا تبدیل کرنے سے تصاویر کٹ اور ڈیزالو Desolve ہوتی ہیں۔ انہی کی مدد سے وائپس (Wipes) بھی دیے جاتے ہیں۔

ڈائریکٹر اس کے قریب ہی بیٹھتا ہے اور ہدایات دیتا رہتا ہے۔ اس کو استعمال کرنے والے کو بہت مستعد ہو کر رہنا پڑتا ہے۔ اگرچہ اسے تمام کیمروں کی تصاویر یل رہی ہوتی ہیں تاہم اگلا کیمرہ کٹ کرنے سے قبل اسے یقین کرنا چاہئے کہ نئے کیمرہ کا شاٹ مستحکم (Stable) ہو گیا ہے اور کیمرہ ہل نہیں رہا۔ قبل از وقت کٹ کرنے سے پروگرام خراب ہو سکتا ہے۔ یہ ایک محنت طلب کام ہے۔ اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک انٹرنیشنل لیول کے کرکٹ میچ کو دکھانے کے لئے کم از کم 29 سے 34 کیمرے لگے ہوتے ہیں اور اس کو ان تمام کو کٹ کرنا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک باؤلر بال کرانے کے لئے بھاگ رہا ہوتا ہے تو ایک کیمرہ اس کو لے رہا ہوتا ہے جب وہ بال پھینک چکا ہوتا ہے اور بیٹس مین شاٹ لگاتا ہے تو دوسرا کیمرہ اس کا تعاقب کرتا ہے۔

9۔سیٹ ڈیزائنر

سیٹ سے مراد کسی خاص پروگرام کے لئے مخصوص ماحول منظر یا عمارت قائم کرنا ہے۔ ٹی وی پروگراموں کے سیٹ مختلف قسم کی اشیاء مثلاً ہلکی پھلکی لکڑی، گتا اور کاغذ وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ سیٹ پر عموماً دو دیواریں کھڑی کر کے ہی پورے کمرے کا تاثر دے جاتا ہے اور اسی کو سیٹ ڈیزائننگ کہتے ہیں۔

10۔کروما Chroma

بعض پروگراموں میں آپ دیکھیں گے کہ مدرس ربوہ کے کسی پہاڑ کے اوپر بیٹھ کر درس دے رہے ہیں یا دور آسمانوں میں ستاروں کے جھرمٹ کے پاس درس دے رہے ہیں۔ ایسا بالکل نہیں۔ اصل درس تو انہوں نے سٹوڈیو میں ہی دیا تھا۔ مگر آپ کو کروما کی مدد سے ربوہ کے کسی پہاڑ پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ سیٹ پر گہرے نیلے یا سبز رنگ کا کپڑا لگا دیا جاتا ہے جبکہ کردار اس رنگ کا کوئی بھی کپڑا نہیں پہنتا۔ جس کے بعد اس کی پشت پر کروما کے ذریعے کوئی بھی تصویر لگا دی جاتی ہے یا فلم چلا دی جاتی ہے جس سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ کردار سٹوڈیو میں نہیں بلکہ کہیں اور ہے۔ PTV کے ڈرامے ''عینک والا جن'' میں جادوگر ہوا میں نہیں اڑتے تھے بلکہ کروما کے ذریعے یہ تاثر دیا جاتا تھا۔ دیکھنے والے یہی سمجھتے تھے کہ وہ ''زیمبانار'' کہہ کر اڑ رہے ہیں اسی طرح سپائڈرمین بیٹ مین جیسی ہالی وڈ کی فلموں میں کروما استعمال کیا جاتا ہے۔ نیوز روم میں بھی خبریں پڑھتے ہوئے کروما کیا جاتا ہے۔

ٹی وی نیوز اور حالات حاضرہ

خبر ہر اس اطلاع کو کہتے ہیں جو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے غیر معمولی دلچسپی کا باعث ہو۔ ہم میں سے ہر شخص اپنے گردوپیش، ماحول، معاشرے وغیرہ سے باخبر رہنا چاہتا ہے اور ایک باخبر شہری ہی اپنے معاشرے کا ذمہ دار فرد کہلا سکتا ہے۔ اسی لئے ٹی وی نیوز کا اجراء ہوا۔

بنیادی طور پر اچھی خبر وہ ہوتی ہے جن میں ان پانچ سوالات کے جوابات درج ہوں جیسے واقعہ کیا ہے؟ کہاں پیش آیا؟ کب پیش آیا؟ کیوں، کیسے ہوا، اور کون متاثر ہوا۔ بعض خبریں نامکمل بھی ہوتی ہیں جن کی تفصیلات بعد میں آتی ہیں جیسے لبرٹی حملے کی پہلی خبر یہی تھی کہ سری لنکا کی کرکٹ ٹیم پر حملہ ہو گیا۔ کب، کیسے، کہاں اور کس نے کیا کے جوابات کافی دیر میں ملے۔ ایسی خبروں کو بریکنگ نیوز کہا جاتا ہے اور وہ خبروں کے دوران بھی نیوز ریڈر کو دی جا سکتی ہیں۔ لیکن ان پانچ سوالوں کے جواب صرف واقعاتی خبروں میں ملیں گے۔

ٹیلی ویژن اپنی خبروں کو مختلف ذرائع سے حاصل کرتے ہیں جن میں خبر رساں ایجنسیاں، سرکاری و نجی اداروں کے پریس ریلیز مختلف دوسرے نیوز چینلز، پولیس، ٹیلی فون اور ٹی وی کے اپنے نمائندے ہوتے ہیں۔ جب کبھی بھی کوئی اہم خبر ملتی ہے جیسے کسی وزیراعظم کا دورہ یا اسی طرح کی خبریں تو ان کے لئے ایک دن پہلے خبر نشر کر دی جاتی ہے اصطلاح میں اس کو ''کرٹن ریزر'' کہتے ہیں جیسے ''کل وزیراعظم چین کے دورے پر روانہ ہوں گے''۔ اس کے بعد مقررہ وقت پر ٹی وی کا کوئی صحافی اس خبر کو ''کور'' کرتا ہے اور اگلے دن اس خبر کی پوری تفصیلات نشر ہوتی ہیں۔ کسی جگہ بم دھماکہ کی خبر آئے تو ٹی وی کی او بی وینز موقع پر پہنچ جاتی ہیں اور براہ راست نشریات اسی جگہ سے شروع ہو جاتی ہیں۔ اگر او بی وین میسر نہ ہو تو سٹوڈیو سے خبریں شروع ہو جاتی ہیں اور نمائندہ موبائل فون کے ذریعے آنکھوں دیکھا حال سناتا ہے۔

اس کے علاوہ اگر روزمرہ کی خبریں ہوں تو ان کو پہلے لکھ لیا جاتا ہے جس میں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اس خبر کی کوئی فلم ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنے سیکنڈ کی اور کہاں پر اس کو کٹ کرنا ہے۔ اس کے بعد وہ ٹیلی پرامپٹر پر ڈال دیتے ہیں جو کیمرے کے اوپر یا نیچے لگا ہوتا ہے۔ اس کو دیکھ کر نیوز کاسٹر خبریں پڑھتا ہے اور ناظرین کو یہ لگتا ہے کہ نیوز کاسٹر فی البدیہہ خبریں سنا رہا ہے۔

مسودہ نگاری

جب کوئی پروڈیوسر کسی پروگرام کو بنانے کا سوچتا ہے تو اس کو لکھنے کی فکر کرتا ہے اس میں وہ پروگرام کا دورانیہ جس کے بعد اقساط، نوعیت وغیرہ لکھ کر اس کی مرکزی خیال قلمبند کرتا ہے۔ کرداروں کا تعین کرتا ہے جس کے بعد وہ اس کو کسی مصنف کو دے دیتا ہے جس کے بعد وہ مسودہ لکھتا ہے۔ اگر حالات حاضرہ وغیرہ کا پروگرام ہو یا تبصرہ ہو تو مسودہ نگاری کی ضرورت باقی نہیں رہتی صرف مرکزی خیال اور حدود کا تعین کر دیا جاتا ہے۔ اگر کسی ڈرامے کا مسودہ ہو تو یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ اس جگہ کردار کا 'ہاں' کہنا کافی ہے یا پھر سر کو اوپر سے نیچے ہلا دینا ہی اچھی اور معیاری وضاحت کر دے گا۔ اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ مسودہ آسان اور سلیس ہو اس کو ہر عمر کا فرد سمجھ سکے اور اس سے لطف اندوز ہو سکے، خیالات میں تسلسل ہو اور کم وقت میں اختصار کے ساتھ جامع جملے و معانی اجاگر ہوں یعنی دریا کو کوزے میں بند کرنا۔ ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کے مسودے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

کتابیات

ٹی وی براڈ کاسٹنگ (B.A) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی
Effective T.V production by Ger Ald millerson multi media communications by may katren.

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم بلال احمد مرزا صاحب کارکن دفتر وصیت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عظمیٰ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم ظہیر احمد علی صاحب کینیڈا کو مورخہ 4 فروری 2010ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام رضا علی ظہیر تجویز کیا گیا ہے جو کہ مکرم وسیم احمد مرزا صاحب کا نواسہ اور مکرم میاں حمید احمد علی صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے، نیک صالح، خادم دین، اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم مورخہ 14 فروری 2010ء کو بوقت 2 بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ گزشتہ سولہ سال سے مختلف عوارض میں مبتلا تھیں۔ آپ نے اپنی بیماری کا یہ تمام عرصہ نہایت صبر سے گزارا۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 15 فروری کو بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت خوش اخلاق، سلیقہ شعار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والی تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے خاکسار، مکرم عبدالقیوم زاہد صاحب ربوہ، مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب سرگودھا، مکرم نوید السلام صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ عطیہ رحمٰن صاحبہ کینیڈا یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم عطاء اللہ درویش صاحب کی بیٹی اور مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب امیر و مشنری انچارج یوگنڈا اور مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا کی ہمشیرہ تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم احمد نسیم اللہ صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ محمودہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف خان صاحب مرحوم آف سڑوعہ ضلع ہوشیار پور مورخہ 24 نومبر 2009ء کو چک نمبر 60 ج۔ ب شہباز پور ضلع فیصل آباد میں بعمر 66 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ چند روز قبل ہی جرمنی سے پاکستان تشریف لائی تھیں مورخہ 25 نومبر کو بعد نماز ظہر چک نمبر 60 ج۔ ب ضلع فیصل آباد میں مکرم جاوید احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اسی دن مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ مرحومہ ملنسار اور غریبوں کی ہمدرد تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم احمد تسلیم اللہ صاحب خاکسار، دو بیٹیاں مکرمہ ذاکرہ خانم صاحبہ اور مکرمہ لائقہ نورین صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ جو کہ سب کے سب جرمنی میں مقیم ہیں مرحومہ مکرم ماسٹر محمد علی خان صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر 60 ج۔ ب فیصل آباد کی بیٹی اور مکرم محمد احمد خاں صاحب مولف تاریخ احمدیت سڑوعہ ضلع ہوشیار پور کی ہمشیرہ تھیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم داؤد احمد صاحب ترکہ
مکرم چوہدری اللہ رکھا گوندل صاحب)

مکرم داؤد احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری اللہ رکھا گوندل صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعات نمبر 29/19 دارالرحمت برقبہ 10 مرلے اور 5/17 دارالنصر برقبہ 1 کنال 47 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعات خاکسار کے بھائیوں مکرم داؤد احمد صاحب اور مکرم سعید احمد صاحب کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم بشارت احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم داؤد احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم سعید احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ مرحومہ (بیٹی)
(ورثاء مرحومہ)
(i) مکرم سعید احمد صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم حفیظ احمد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرمہ جمیلہ اختر صاحبہ (بیٹی)
(iv) مکرمہ مسرت النساء صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ (بیٹی)
(ورثاء مرحومہ)
(i) مکرم کرامت اللہ صاحب (خاوند)
(ii) مکرمہ فوزیہ کرامت صاحبہ (بیٹی)
(iii) مکرمہ شازیہ کرامت صاحبہ (بیٹی)
(iv) مکرمہ عظمیٰ بشارت صاحبہ (بیٹی)
(v) مکرمہ عشرت ہما صاحبہ (بیٹی)
(vi) مکرمہ فائزۃ النساء صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سچا عہد

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”ہماری جماعت کے اکثر افراد سقیم الحال اور نادار اور عیالدار ہیں۔ گو خدا کی راہ میں صدق دل سے خدمت کیلئے حاضر ہو جانا ایک ایسا مبارک امر ہے جو درحقیقت اور تمام مشکلات اور آفات کا علاج ہے۔ پس جس کو یقین ہے کہ خدا برحق ہے اور دین و دنیا میں اس کی عنایات کی حاجت ہے اس کو چاہئے کہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دے اور بخل کے دق میں مبتلا ہو کر اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ اس عالی سلسلہ میں داخل ہونے کیلئے وہی لائق ہے جو ہمت بھی عالی رکھتا ہو اور نیز آئندہ کیلئے ایک تازہ اور سچا عہد خدا تعالیٰ سے کر لے کہ وہ حتی الوسع بلاناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے سعی کرتا رہے گا۔ یہ منافقانہ کام ہے کہ اگر کوئی مصیبت پیش آوے تب خدا اور اہل خدا یاد آ جائیں اور جب آرام اور امن دیکھیں تو لاپرواہ ہو جائیں۔ خدا غنی بے نیاز ہے اس سے ڈرو اور اس کا فضل پانے کیلئے اپنے صدق کو دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 165 تا 166)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے عطایا جات مد امداد نادار مریضان اور ڈویلپمنٹ میں جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے اموال میں بے شمار برکات نازل فرمائے اور سکون قلب والی دراز عمر سے نوازے۔ آمین

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کوٹ ڈیجی میں قدیم تہذیب کے آثار

کوٹ ڈیجی، صوبہ سندھ کے ضلع خیر پور میں خیر پور میرس سے 15 میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جہاں 26 فروری 1958ء کو ایسی قدیم تہذیب کے آثار برآمد ہوئے جو موہنجوداڑو کی تہذیب سے بھی تقریباً تین سو سال پرانے ہیں۔

کوٹ ڈیجی کے مقام پر جو آثار دریافت ہوئے ہیں وہ 600 فٹ طویل اور 400 فٹ عریض رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ علاقہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ شہر پناہ اور قلعہ پر مشتمل تھا یہ حصہ 40 فٹ بلند ہے اور 500 فٹ لمبا اور 300 فٹ چوڑا ہے۔ یہاں شہر کا امیر طبقہ رہائش پذیر تھا۔

جبکہ دوسرا حصہ عوام الناس کے مکانات پر مشتمل تھا۔ جو مٹی کی اینٹوں سے بنائے گئے تھے اور جن کی بنیادیں پتھروں پر رکھی گئی تھیں۔

کہا جاتا ہے کہ موہنجوداڑو اور ہڑپہ کی تہذیبیں، جو کوٹ ڈیجی کی تہذیب کے بعد وجود میں آئیں اپنی متعدد رسوم و رواج اور علوم و فنون میں کوٹ ڈیجی کی تہذیب ہی کی رہین منت تھیں۔ اس بات کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ موہنجوداڑو کے مقام سے برآمد ہونے والے برتنوں پر وہی نقش و نگار ذرا بہتر طور سے بنے ہوئے ہیں جو کوٹ ڈیجی کے کھنڈرات سے برآمد ہونے والے برتنوں پر بنے تھے۔

کوٹ ڈیجی کے آثار کی دریافت، آثار قدیمہ کی دنیا کی ایک اہم دریافت سمجھی جاتی ہے۔ یہ آثار 26 فروری 1958ء کو برآمد ہوئے تھے۔

تبدیلی نام

مکرم رفیع خان صاحب ولد مکرم محمد نبی صاحب لندن تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنا نام محمد رفیع خاں سے تبدیل کر کے رفیع خان رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

درخواست دعا

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

چیئرمین نیب نوید احسن مستعفی

قومی احتساب بیورو (نیب) کے سربراہ نوید احسن اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ وزیراعظم گیلانی نے ان کا استعفیٰ منظور کرلیا تاہم انہیں نئے چیئرمین کی تقرری تک کام کرنے کی ہدایت کی۔ ذرائع کے مطابق آئندہ چیئرمین کی تعیناتی میثاق جمہوریت کے مطابق اپوزیشن لیڈر کے مشورے سے کی جائے گی۔

این اے 55 کے ضمنی انتخاب میں شکیل اعوان کامیاب

راولپنڈی کے حلقہ این اے 55 کے ضمنی الیکشن کے غیرسرکاری اور غیرحتمی نتائج کے مطابق مسلم لیگ (ن) کے امیدوار ملک شکیل اعوان نے کامیابی حاصل کرلی۔ 221 پولنگ سٹیشنوں سے موصول ہونے والے نتائج کے مطابق شکیل اعوان 73766 ووٹ لے کر پہلے، شیخ رشید احمد 46022 ووٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے جبکہ دیگر 20 امیدوار اپنی ضمانتیں بھی نہ بچاپائے۔

پنجاب بھر میں ایڈمنسٹریٹرز کا تقرر، تمام اختیارات منتقل

پنجاب حکومت نے ضلعی حکومتوں، تحصیل و ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشنز اور یونین کونسلوں کے ناظمین، نائب ناظمین اور متعلقہ کونسلوں کی جگہ ایڈمنسٹریٹرز مقرر کر کے انہیں تمام اختیارات منتقل کر دیئے ہیں اور محکمہ بلدیات وشہری ترقی نے اس ضمن میں نوٹیفیکیشن بھی جاری کردیا ہے۔

☆......☆......☆

درخواست دعا

مکرم شفیق احمد لطیف صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرزاق صاحب ربوہ پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں نیز بلڈ پریشر ہائی اور شوگر بہت لو ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے میڈیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تعطیل

مورخہ 27 فروری 2010ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔فروری

طلوع فجر	5:13
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:05

مکان برائے فروخت (ارجنٹ)
ایک مکان واقع دارالعلوم وسطی، بہترین لوکیشن، کارنر کا پلاٹ، رقبہ دس مرلے، تین کمرے، ڈرائنگ روم، کچن، دو باتھ روم زاور دو صحن
برائے رابطہ: 0476213607, 0331-7717607

چلتا کاروبار برائے فروخت
ملک سنز ہارڈ ویئر سٹور
نزد ریلوے پھاٹک فیکٹری ایریا ربوہ
برائے رابطہ: 0333-4631933

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

قیمت آپ کی سوچ سے بھی کم
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ۔ ربوہ
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
047-6212310

داخلہ نرسری کلاس شروع
نرسری کلاس میں داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ سیٹیں مکمل ہونے پر داخلہ بند ہو جائے گا۔ نئی نرسری کلاس یکم مارچ 2010ء سے شروع ہوگی۔
فیوچر ریس اکیڈمی
0332-7057097
047-6213194

سکول بیگ کی ایسی ورائٹی جو پہلے آپ نے کبھی نہ دیکھی
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

FD-10